سوال

کیاہر فرض نماز کے بعد مخصوص دعا کرنا ممکن ہے؟ میں روزانہ فجر کے بعد صرف اپنے لیے دعا کرتا ہوں، اور ظہر کی نماز کے بعد صرف اپنے گھر والوں کے لیے، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے دعا کرنے کا ارادہ کرتے، تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے پھر اس شخص کے لیے دعا فرماتے۔

سیدنا ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ (سنن ترمذي، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: 3385)(صحیح)

جب رسول اللہ ﷺ کسی کو یاد کرکے اس کے لیے دعا کرتے، تو پہلے اپنے لیے دعا کرتے پھر اس کے لیے۔

انبیاء کرام کا بھی یہی طریقہ تھا کہ وہ پہلے اپنے لیے دعا کرتے تھے پھر دیگر لوگوں کے لیے دعا فرماتے۔

موسی علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (الأعراف: 151)

نوح علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا (نوح: 28)

ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی دعا:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرۃ: 128،129)

ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ. رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ (ابراہیم: 40،41)

رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ (ابراہیم: 35)

اللہ تعالی نے مومن بندوں کی دعا کا طریقہ بھی یہی بیان کیا ہے :

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ (الحشر :10)

مندرجہ بالا دلائل سے واضح ہوتا ہے کہ انسان جب کسی کے لیے دعا کرنے کا ارادہ کرے، تو اسے پہلے اپنے لیے دعا کرنی چاہیے۔ اگر کسی مسلمان بھائی پر کوئی آفت آگئی ہو یا اسے کوئی حاجت ہو پھر خود کو چھوڑ کر پہلے اس کے لیے دعا کی جا سکتی ہے، جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کے لیے دعا فرمائی۔

حضرت حسان بن ثابتؓ سے روایت ہے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے گواہی طلب کر رہے تھے : تمہیں اللہ کی قسم! بتاؤ کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے :

يَا حَسَّانُ، أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ

اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کافروں کو جواب دو۔ اے اللہ! تو حسان کی روح القدس سے تائید فرما؟ '' حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا : ہاں، میں نے سنا ہے۔ (صحیح البخاري : كِتَابُ الصَّلاَةِ :453)

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ